تفسیر المسائل والاحکام

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

تخفیف عذاب کیا ہے؟

سوال: البقرہ/۸۶ میں کہا گیا ہے کہ فلا تخفف عنھم العذاب ۔ان کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی ۔وہ کون لوگ ہوں گے، جن کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور تخفیف عذاب کی شرائط کیا ہیں؟ (غ۔جیم)

جواب: آپ نے جو قرآنی الفاظ لکھے ہیں ۔اس میں غلطی ہوگئی ہے۔ آپ یقینا یخفف لکھنا چاہتے ہوں گے مگر سہواً یخفف کی جگہ تخفف لکھ دیا گیا ہے۔ جو یقیناً غلط ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ نے متذکرہ بالا آیت میں سے ایک محدود مخصوص فقرہ اخذ کر کے پوچھا ہے کہ "وہ کون لوگ ہوں گے، جنکے عذاب میں تخفیف کی جائیگی، جواباً عرض ہے کہ اس آیت میں تخفیفِ عذاب کے امکان یا وقوع کو بیان کرنا مقصود کلام نہیں ہے ۔بلکہ عدم امکان یا وقوع کو بیان کرنا منشائے کلام ہے۔

پھر یہ کہ وہ کہ جن کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی، ان کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ لوگ تو قرآن مجید نے خود ہی بیان کر دیئے ہیں، اگر آپ پوری آیت دیکھتے تو خود جان لیتے ۔بہر حال آپ نے مجھ سے پوچھا ہے تو میں قرآن کی رہنمائی میں تخفیف عذاب کے محرومین یعنی (اشد العذاب کے مستحقین) (البقرہ/۸۵) کی نشاندہی کئے دیتا ہوں۔ سب سے پہلے تو وہ آیت ملاحظہ کیجئے جس کا آپ نے اپنے سوال میں حوالہ دیا ہے۔

أولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالأخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون ہ (البقرہ/۸۶)

یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ اُن پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مدد دی جائیگی۔

آیت میں لفظ أولئک کی بلاغت پر نگاہ رہے تو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کے عوض دنیا خریدنے والے لوگ، کن کن جرائم میں مبتلا رہے ہیں، اسکے لئے آیت ماقبل کو دیکھنا ہوگا۔ جسمیں ارشاد

ہوا ثم انتم ھؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقاً منکم من دیارھم تظھرون علیھم بالاثم والعدوان ط وان یاتوکم أسٰرٰی تفادوھم وھو محرم علیکم اخراجھم ط افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض ج فما جزآء من یفعل ذلک منکم الاخزیٌ فی الحیوۃ الدنیا ج ویوم القیامۃ یردون الٰی اشد العذاب ط وما اللہ بغافل عما تعملون ہ (البقرہ/۸۵)

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کر رہے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کے گھروں سے باہر نکال رہے ہو (اور طرفہ تماشا یہ کہ) ان کی حق تلفی اور زیادتی کے ساتھ، ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو (تا کہ وہ تمہارے ممنون کرم رہیں) حالانکہ ان کا نکالنا تم پر حرام تھا۔ تو کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے، اسکی کیا سزا ہو سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلت ہو اور قیامت کے دن (ایسے لوگ) سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

یہ آیت چونکہ "ثم" سے شروع ہوئی ہے اور ثم تراخی کے لئے آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سلسلہ بیان اوپر سے چل رہا ہے۔ اس لئے ہمیں ایک آیت اور اوپر جانا ہوگا اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دمائکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشھدون (البقرہ/۸۴)

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے یہ پختہ عہد لیا کہ تم باہم خونریزی نہیں کرو گے اور نہ اپنے لوگوں کو بے وطن کرو گے پھر تم اس کا اقرار بھی کرتے ہو اور خود گواہی بھی دیتے ہو۔

میرے محترم! انہیں مسئلہ کی وضاحت کے لئے مجھے ترتیب مصعودی کا سہارا لینا پڑا ہے۔ یعنی آیات کو اوپر سے نیچے پڑھنے کی بجائے نیچے سے اوپر کی طرف پڑھنا پڑا۔ اس کو اصطلاحاً سیاق و سباق کہتے ہیں۔ قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مجھے بارہا ایسا کرنا پڑتا ہے۔

ان آیات کو ایک ساتھ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخفیف عذاب سے محروم (یعنی اشد العذاب کے مستحقین) افراد کے جو جرائم بیان کیے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اپنوں کو قتل کرنا (تقتلون انفسکم)

(۲) اپنے لوگوں کو ان کے گھروں اور بستیوں سے نکال باہر کرنا (وتخرجون فریقاً منکم من

دیارھم)

(۳) غلط طور پر ایک دوسرے کی مدد اور پشت پناہی کرنا (تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان)

اوران جرائم کے علاوہ ان کا ایک جرم اور بھی ہے۔ جسے بایں الفاظ بیان کیا گیا ہے۔

(۴) کیا تم کتاب الٰہی کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے کا انکار کردیتے ہو؟

اس جرم کو سوالیہ انداز میں نمایاں کرنے کا مطلب ہے کہ یہودیوں کی بربادی اور زوال میں مذکورہ بالا عوامل کے ساتھ ساتھ الٰہی قوانین و احکام میں تعطیل کا عامل بھی خصوصیت کے ساتھ شامل تھا چنانچہ ایسے ہی مجرموں کے لئے جو عذاب مقرر ہوا ہے وہ بلا تخفیف یعنی ہر قسم کی رعایت اور ہمدردی کے بغیر ہے۔

دراصل قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے اس میں درسِ عبرت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہی کردار جس قوم کا بھی ہوگا وہ قوم اسی سزا کی مستحق ہوگی جو قرآن میں درج ہے۔

جن لوگوں کے لئے آیت نمبر ۸۶ میں فلا یخفف عنھم العذاب آیا ہے انہی کے لئے آیت نمبر ۸۵ میں ویوم القیامۃ یردون الیٰ اشد العذاب بھی آیا ہے۔ یوں اشد العذاب کے بعد یخفف عنھم العذاب کا مفہوم آپ سے آپ واضح ہو جاتا ہے۔

آپ نے سوال میں یہ بھی پوچھا ہے کہ تخفیف عذاب کی شرائط کیا ہیں؟ سو اس کے جواب میں عرض ہے کہ جس درجے کا جرم ہوگا، اسی درجے کا عذاب ہوگا۔ جس طرح جرم میں زیادتی، عذاب میں زیادتی کو مستلزم ہوتی ہے۔ اسی طرح جرم میں کمی بھی عذاب میں کمی کو مستلزم ہوگی۔ یوں تخفیف عذاب کا تعلق تخفیف جرم سے ہوا۔ اس لئے عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ہمیں جرم سے بچنا ہوگا۔ یعنی جتنا جرم کم، اتنا عذاب کم۔ اور تخفیف عذاب، اسکے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں۔

مزید یہ کہ پورے قرآن میں کہیں بھی "تخفیفِ عذاب" مثبت معنی میں نہیں آیا۔ جہاں بھی آیا عذاب میں ذرا بھی رعایت نہ دینے کے مفہوم میں آیا۔ اب میں دیگر مقامات سے اسکی تفصیل عرض کئے دیتا ہوں تاکہ نفس مسئلہ خوب مشرح و مصرح ہو جائے۔ اور ہر قسم کے مغالطے کے ازالے اور ابہام کی توضیح ہو جائے۔

سورۃ بقرہ میں آیا ہے۔

ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار اولٰئک علیھم لعنۃ اللّٰہ

والملائکۃ والناس اجمعین ○ خالدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولاھم ینظرون ○ (البقرہ/۱۶۱۔۱۶۲)

بلاشبہ جنہوں نے کفر کیا اور مر گئے۔ دراں حال یہ کہ وہ کافر ہی تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔ اس (لعنت) میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی۔

سورہ آل عمران میں آیا ہے۔

كيف يهدى الله قوما كفروا بعد ايمانهم وشهدوا ان الرسول حق وجاء هم البينات ط والله لا يهدى القوم الظالمين ○ أولئك جزآؤهم انّ عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ○ خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب ولاهم ينظرون ○ الا الذين تابوا من بعد ذٰلك واصلحوا فان الله غفور رحيم ○ (آل عمران/۸۶۔۸۹)

اللہ ان لوگوں کو کیسے کامیاب کرے، جنہوں نے ایمان کے بعد کفر کیا اور وہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس روشن دلیلیں پہنچ چکیں اور اللہ ظالموں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔ اسی میں ہمیشہ (پڑے) رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائیگی۔ سوائے ان کے کہ جنہوں نے اسکے بعد توبہ کرلی اور خود کو سنوار لیا۔ بے شک ایسوں کے لئے اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اس مقام پر بھی لا یخفف عنھم العذاب ولاھم ینظرون ○ کے وہی الفاظ دہرائے گئے ہیں جو سورہ بقرہ کی مذکرۃ الصدر آیت میں آئے ہیں۔ ان دونوں مقامات پر عذاب میں تخفیف نہ ہونے کا مفہوم، عذاب مسلسل ہے۔

اسی طرح سورہ نحل میں آیا ہے۔

واذا راء الذین ظلموا العذاب فلا یخفف عنھم ولا ھم ینظرون ○ (النحل/۸۵)

اور جنہوں نے ظلم کیا۔ جب عذاب دیکھیں گے تو وہ نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اور سورہ فاطر میں آیا ہے۔

والذین کفروا لھم نار جھنم ج لا یُقضیٰ علیھم فیموتوا ولا

یخفف عنهم من عذابها ؕ کذلک نجزی کل کفور ۝ (فاطر/۳۶)

اور جنہوں نے کفر کیا۔ ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ کچھ جہنم کا عذاب ان سے کم کیا جائے گا۔ ہم ہر ناشکرے کو یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

ان دونوں آیات میں بھی عذاب میں کمی نہ ہونے کا مطلب، عذاب میں تسلسل اور تواتر ہے۔ عذاب میں تخفیف نہ ہونے کا مفہوم قرآنی آیات میں اتنی وضاحت اور صراحت کے ساتھ آیا ہے کہ اس باب میں کسی بھی قسم کا مغالطہ لاحق نہیں ہو سکتا۔

میں نے اس موضوع سے متعلق قرآن مجید میں مذکور تمام آیات آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ امید ہے آپ میرے جواب سے مطمئن ہوں گے۔

..........☆☆..........

علامہ اقبالؒ نے فرمایا

ایک مدت سے ہم یہ سن رہے ہیں کہ قرآن کامل کتاب ہے۔ اور خود اپنے کمال کا مدعی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے کمال کو عملی طور پر ثابت کیا جائے۔ سیادت انسانی کے لیے تمام ضروری قواعد اس میں موجود ہیں۔ اور اس میں فلاں فلاں آیات فلاں قواعد کا استخراج ہوتا ہے۔ نیز جو قواعد عبادات یا معاملات سے متعلق (بالخصوص موخر الذکر سے متعلق) دیگر اقوام میں اس وقت مروج ہیں ان پر قرآنی نقطہ نگاہ سے تنقید کی جائے اور دکھایا جائے کہ وہ بالکل ناقص ہیں اور ان پر عمل کرنے سے نوع انسانی کبھی سیادت سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکتی۔

میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس وقت قرآنی نقطہ نگاہ سے زمانہ حال کے "جورس پروڈنس" پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا وہی اسلام کا "مجدد" ہوگا۔ اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہوگا۔

۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء علامہ اقبالؒ کے ایک خط سے اقتباس

التفسیر اہل علم کی نظر میں

جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان

سینئر جج وفیڈرل شریعت کورٹ (اسلام آباد)

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سہ ماہی رسالہ التفسیر کا شمارہ نمبر ۲ (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء) ملاحظہ کیا۔ اور مختلف موضوعات پر دیئے گئے مضامین کو بالاستیعاب پڑھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ کوشش ہے۔ جسمیں ممتاز محققین نے علمی اور تحقیقی مواد مرتب فرمایا ہے۔ کئی دیگر رسالوں کے برعکس یہ موضوعات محض نظریاتی تفنن طبع کی بجائے زیادہ تر عملی اہمیت کے حامل ہیں۔ جو اس رسالے کی افادیت کی ایک اچھی امتیازی خصوصیت ہے۔ اس نوعیت کے مباحث دور حاضر کی ضرورت ہیں میرا اندازہ ہے کہ یہ تحقیقی رسالہ علمی لحاظ سے ایک معتبر مقام حاصل کرے گا اور مختلف موضوعات پر اہل علم کی تسکین و رہنمائی اور فکری ارتقاء کا باعث بنے گا۔ میری دعا ہے کہ اس کا یہ معیار بہتر سے بہتر شکل اختیار کر جائے۔ اور مدیر اعلیٰ ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج کی ان کاوشوں کو ملی احیاء کے لیے کی جانے والی کوششوں میں موثر کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

فدا محمد خان

(جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان)

..........☆☆..........

سید صبیح الدین صبیح رحمانی

ایڈیٹر نعت رنگ کراچی

محترم جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب

السلام علیکم!

آپ کی طرف سے التفسیر کے تین شمارے تحفتاً ملے جس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔ رسید میں تاخیر ضرور ہوگی ہے۔ مگر رسالہ پڑھے بغیر کوئی رائے دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ مصروفیت کے باعث رسالہ دیکھنے میں بھی تاخیر ہوئی۔ بہر حال آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ کچھ مباحث کو رسالے میں پیش کیا ہے۔ اختلاف رائے کہاں نہیں ہوتا۔ مگر یہ ضروری ہے کہ ہم ایسے علمی موضوعات پر گفتگو کے در وا کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس علمی و فکری جریدے کو اسی ہمت اور استقامت سے جاری رکھیں گے۔

طالب دعا

صبیح الدین صبیح رحمانی

..........☆☆..........

ڈاکٹر حافظ محمد سجاد

ایڈیٹر معارف اسلامی اسلام آباد

محترم جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج زادمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ کرے آپ بخیریت سے ہوں۔ سہ ماہی التفسیر دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ تحقیقی و علمی پرچہ ہے۔ آپ بڑی محنت، لگن اور ذوق سے مرتب کرتے ہیں۔ تمام مضامین اعلیٰ تحقیقی معیار کے ہیں۔ اس کے چند شمارے IRI لائبریری میں دیکھنے کا موقع ملا۔ راقم ناچیز بھی مجلہ معارف اسلامی مرتب کرتا ہے۔ تازہ شمارہ پیش خدمت ہے۔ اگر تبادلہ ممکن ہو تو التفسیر جاری فرمادیں۔

شکریہ

والسلام مع الاحترام

محتاج دعا

ڈاکٹر محمد سجاد

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

ہفت روزہ تکبیر کراچی

یکم تا سات دسمبر ۲۰۰۵ء

التفسیر جامعہ کراچی شعبہ علوم اسلامی کے استاد و محقق ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج کی ادارت میں شائع ہونے والا علمی و تحقیقی سہ ماہی مجلہ ہے۔ مذکورہ شمارہ اس سلسلے کی چوتھی اشاعت ہے۔ اس مجلہ میں محققین و علماء کے تحقیقی مقالے شامل ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ الامی کے معنی کے حوالے سے ایک منفرد تحقیق بھی خاصی توجہ طلب ہے۔ ڈاکٹر شکیل اوج نے اس مقالے میں نبی کریم ﷺ کے لیے قرآن کریم میں استعمال ہونے والے الامی کے لقب کی مروجہ تعریفوں کے مقابلے میں ایک بالکل منفرد تحقیق پیش کی ہے۔ اب تک مختلف مفسرین نے الامی کے لیے "ناخواندہ، ان پڑھ اور اپنی اصل پر قائم رہنے والے" کے معنی تعبیر کیے ہیں۔ لیکن اس مجلہ میں شائع شدہ اپنی تحقیق میں ڈاکٹر شکیل اوج نے قرآنی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ اب تک اس لفظ کے اخذ کیے گئے معنی آپ ﷺ کی شان کے مطابق نہیں۔ بلکہ الامی کے صحیح معنی "مرکز و مرجع" یا "مرجع خلائق" کے ہیں۔

تاہم اس شمارے میں شعبہ علوم اسلامی کے استاد محمد عارف خان ساقی کا ایک مقالہ بھی شامل ہے جو اول الذکر تحقیق سے مختلف ہے۔ دونوں مضامین کی اشاعت قابل مطالعہ اور ایک نئی بحث کے آغاز کا سبب ہے۔ شمارے میں عید کے تاریخی پس منظر و فلسفے سے متعلق مفتی منیب الرحمان، قرآن کے تصور آزمائش و پیدائش سے متعلق اعجاز احمد اور احکام شرعیہ کی تعریفات اور مثالوں سے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی کے انتہائی مدلل اور پر مغز مقالے بھی شامل ہیں۔ سہ ماہی التفسیر نے اپنی سابقہ مگر مختصر روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اعلیٰ درجے کی تحقیق سے متلاشیان علم کو سیراب کیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا۔ رسالہ نیوز پرنٹ پر شائع ہوا ہے۔ مجلے کا سرورق آرٹ پیپر پر سادہ اور جاذب نظر ہے۔

سہ ماہی التفسیر
مکتبہ فیض القرآن
دوکان نمبر ۱۲، قاسم سینٹر اردو بازار کراچی
سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے

مجلسِ تفسیر کے سربراہ ڈاکٹر شکیل اوج کی علمی وفکری سرگرمیاں

(۱) ماہِ رمضان کے تعلق سے ترتیب دیے گئے ہم ٹی۔وی کے ایک خصوصی پروگرام "ذکر" کے ماتحت تین مختلف عنوانات کے تحت منعقد ہونے والے مذاکروں میں ڈاکٹر شکیل اوج نے بطور penalist شرکت کی۔ اس سلسلہ کا ایک پروگرام ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ریکارڈ ہوا۔ مذاکرہ کا عنوان تھا "روزے کے فائدے" اس مذاکرہ کے دیگر شرکاء یہ تھے۔ مسز عظمیٰ فرحان آغا اور شاہ احتشام۔ یہ پروگرام ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو نشر ہوا۔

اسی سلسلے کا دوسرا پروگرام ۱۳ اکتوبر کو ریکارڈ ہوا۔ جس کا عنوان تھا "خواب اور استخارہ" اس کے دیگر شرکاء یہ تھے۔ مولانا سید مظفر شاہ قادری اور پروفیسر عباس حسین۔ یہ پروگرام ۲۷ اکتوبر کو نشر ہوا۔

اور اس سلسلے کا تیسرا پروگرام بھی ۱۳ اکتوبر کو ہی ریکارڈ ہوا۔ عنوان تھا "شرک و بدعت" اس مذاکرہ کے شرکاء بھی حسب سابق تھے۔ یہ پروگرام ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو نشر ہوا۔ ان تینوں پروگراموں کی میزبانی محترمہ عطیہ فاطمہ خان نے کی۔

(۲) "کمسن حفاظِ قرآن کی مہارت کا مظاہرہ" کے زیرِ عنوان قرآنی فاؤنڈیشن، کراچی نے شعبۂ علوم اسلامی، جامعہ کراچی کی کوآرڈی نیشن میں ایک خصوصی پروگرام ترتیب دیا۔ جسمیں شمالی علاقہ جات کے چار کمسن حافظوں نے شرکت کی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) محمد اسمٰعیل (۲) محمد عباس (۳) سید روح اللہ موسوی (۴) حافظ حسین مہدی

یہ پروگرام شعبہ علوم اسلامی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر سعید صدیقی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان مقرر کے طور پر ڈاکٹر شکیل اوج نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ آرٹس آڈیٹوریم جامعہ کراچی میں منعقد ہوا۔

(۳) نظامِ قرآنی کے زیرِ عنوان ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک، بعد نمازِ عشاء بمقام آستانہ حیدری، لانڈھی، نزد چھاپا ہوٹل حسب سابق ایک خصوصی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جسمیں پچھلے سال کی طرح، اس سال بھی ڈاکٹر شکیل اوج نے خصوصی خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں مولانا رضوان احمد نقشبندی (ناظم تعلیمات، جامعہ نضرۃ العلوم، کراچی) اور داعی کانفرنس پروفیسر خالد اقبال جیلانی نے بھی خصوصی خطبات دیے۔ اس کانفرنس کی وڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

(۴) ہم ٹی وی کے معروف پروگرام حصار میں "عورت، زمین، جائیداد اور وراثت کی قید میں" کے زیر

عنوان ایک ٹاک شو میں ڈاکٹر شکیل اوج نے بطور penalist شرکت کی۔ دیگر شرکاء محترم کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

محترم جسٹس (ریٹائرڈ) اقبال حیدر، سابق اٹارنی جنرل و سابق وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف و پارلیمانی امور و حقوقِ انسانی، (حکومتِ پاکستان) محترمہ سمی کمال، چیئرپرسن، حصار فاؤنڈیشن، (کراچی) اور محترمہ حور النساء، مریم بلوچ، وائس پریزیڈنٹ سندھ حیاتی تحریک، (صوبہ سندھ)۔ یہ پروگرام ۱۵ نومبر ۲۰۰۵ء کو ریکارڈ ہوا۔

(۵) ادارہ انوار حرمین (ٹرسٹ) کے زیرِ اہتمام جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہؒ عقب ایرو کلب نیپا چورنگی گلشنِ اقبال بلاک نمبر ۶ میں ۳۰ دسمبر بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے سالانہ عرس کے موقع پر ایک خصوصی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر شکیل اوج نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ اور "حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ بحیثیت قائدِ ملتِ اسلامیہ" کے عنوان سے خطاب کیا۔ دیگر مہمان مقررین میں مولانا جمیل احمد نعیمی دار العلوم نعیمیہ اور مولانا رضوان احمد نقشبندی ناظم تعلیمات جامع نضرۃ العلوم کراچی بھی شامل تھے۔ یہ اجتماع صاحبزادہ شاہ محمد انس نورانی صدیقی کی دعا پر ختم ہوا۔

(۶) مورخہ ۲۴ دسمبر بروز ہفتہ بوقت ۱۱ بجے دن کراچی انٹرمیڈیٹ کالج برائے خواتین گلشن حدید فیز ۱۱ بن قاسم میں "زلزلہ ------ عذابِ الٰہی یا فطری حادثہ؟" کے زیرِ عنوان ڈاکٹر شکیل اوج نے لیکچر دیا۔ یہ لیکچر کالج کے سبزہ زار میں دیا گیا۔ جس میں اساتذہ اور معلمات کے علاوہ کثیر تعداد میں طالبات نے شرکت کی۔ لیکچر کے اختتام پر اساتذہ اور طالبات کی جانب سے پوچھے گئے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیے گئے۔

(رپورٹ: شاہین افروز)

☆☆